© rasailojaraid.com

نوابزادہ نصر اللہ خان ناصؔر مرحوم

بحضورِ ساقی

نواب زادہ نصر اللہ خان مرحوم کو ہم سے رخصت ہوئے ۲۶ر ستمبر کو ایک سال ہو رہا ہے۔ ذیل میں یادگار کے طور پر ان کی ایک نظم شائع کی جارہی ہے جو مجلس احرار کے ترجمان روزنامہ ''آزاد'' لاہور، ۲۸ر جولائی ۱۹۴۶ء میں صفحہ اوّل پر شائع ہوئی تھی۔ تب وہ مجلس احرارِ اسلام ہند کے جنرل سیکرٹری اور روزنامہ ''آزاد'' کے ایڈیٹر تھے۔ اٹھاون سال قبل کہی گئی اس نظم میں آج کے حالات کی مکمل عکاسی ہے۔ (مدیر)

نوا پیرا باندازِ دگر ''آزاد''[1] ہے ساقی
زبانِ لالہ و گُل پر مبارک باد ہے ساقی

خدا محفوظ رکھے اس کو دورِ فتنہ پرور سے
کہ یہ وجہِ سکونِ خاطرِ ناشاد ہے ساقی

فسوں کارِ عقل کو بخشی گئی دنیا کی سلطانی
مگر اِک عشق ہے جو خانماں برباد ہے ساقی

نوا سنجی کی دنیا میں اجازت کس طرح ہوگی
یہاں تو احتسابِ نالہ و فریاد ہے ساقی

شکستِ حلقۂ زنجیر کی ساعت قریب آئی
اسیرِ گردشِ تقدیر پھر صیّاد ہے ساقی

بخاری[۲] ہے حسین احمد[۳] ہے اور آزاد[۴] ہے ساقی
انہیں سے آج اپنا میکدہ آباد ہے ساقی

ہلاکت آفرینی ہے شعارِ نسلِ انسانی
متاعِ خرمنِ امن و سکوں برباد ہے ساقی

سنانے ہم جسے اس مضطرب دنیا کو اٹھے ہیں
ترا پیغام ہے ساقی ترا ارشاد ہے ساقی

نہیں سوزِ یقیں اب ملت بیضا کے پہلو میں
قیامت ہے مسلماں مائلِ الحاد ہے ساقی

غلامی ، بے یقینی، کم نگاہی ، بزدلی ، توبہ
بہت مایوس کن اس قوم کی روداد ہے ساقی

ذرا اے ابرِ رحمت کچھ عنائت اس پہ ہوجائے
کرم کا مستحق ویرانہ برباد ہے ساقی

(۱) ترجمانِ احرار، روزنامہ ''آزاد''۔ لاہور

(۲) امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

(۳) مولانا سید حسین احمد مدنیؒ

(۴) مولانا ابوالکلام آزادؒ

© rasailojaraid.com